سالانہ قیمت ۶ؔ | رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

پروفیسر محمد اسمٰعیل صاحب ایم اے ایڈیٹر
(مینو منزل - وارث روڈ) لاہور
پادری غلام مسیح صاحب اسسٹنٹ ایڈیٹر
پادری ڈبلیو جے کلارک صاحب
ایم - اے (ایمپرس روڈ - لاہور) منیجر

نور افشاں

جملہ خط و کتابت و ترسیل زر
بنام منیجر صاحب ہونا چاہیے اور
مضامین و اشتہارات وغیرہ
برائے اندراج بنام ایڈیٹر ارسال
فرما کر ممنون فرمائیں +

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۵۰ | ہفتہ وار بروز جمعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے - ۲۲ ستمبر ۱۹۲۲ء | نمبر ۳۸

غزل فارسی

از قلم حشمت شملوی

از دلِ جدا خیالِ تو یکدم نے کُنم | یک لحظہ زیست بے تو بعالم نے کُنم
تا گشتہ ام زخاک نشینانِ کوئے یار | در سر ہوائے سلطنتِ جم نے کُنم
ترسم کہ نقشِ رُوئے تو ریزد بخاک ازان | اشکے بروں ز دیدۂ پُرنم نے کُنم
با ایں عناد و رنج کہ بیش است دمبدم | مہر و وفائے یار ز دل کم نے کُنم
مکتوبِ سادہ پیشِ مسیح نے کُنم رواں | از رازِ خود خبر بقلم ہم نے کُنم
حشمت چو دولتِ سُخنم دست دادہ است | دیگر برائے سیم و درم غم نے کُنم

غزل فارسی

از قلم حشمت شملوی

زتابِ رُوئے تو شُد آفتاب شرمندہ | ز آبِ دیدۂ من شُد سحاب شرمندہ
چناں بسوخت سراسر آتشِ عشقت | کہ شُد ز حالِ دلِ من کباب شرمندہ
نگشت کلبۂ تاریکِ من دمے روشن | ز بسکہ گشت دراں ماہتاب شرمندہ
گذشتم از سرِ بحرِ جہاں شتاب از بسکہ | ز بے ثباتیِ من شُد حباب شرمندہ
عجوزِ بختِ مرا شُد سفید مُو ز انساں | کہ حشمتا شُدہ از وے خضاب شرمندہ

رُباعی اُردو

گر لاکھ تجسس ہو تو کیا ملتا ہے | مقصود کا مشکل سے پتا ملتا ہے
واللہ عجب طریق ہے راہِ مسیح | اس راہ میں خود بخود خدا ملتا ہے

حشمت

جواب دو؟

اے ناصحانِ مسلکِ ایفا جواب دو؟ | دُنیا میں کیا کوئی بھی ہے سچا جواب دو؟
اک دل میں سو طرح کی امیدوں کا ہے ہجوم | کب تک یہ ازدیادِ تمنا، جواب دو؟
کب تک میں آسمان کے جور و ستم سہوں | کب تک بنوں میں مرکزِ ایذا جواب دو؟
آتا ہے لطف اگر تمہیں بطلان و کفر میں | کیسے ہو تم مسیحی؟ خدارا جواب دو؟
دعویٰ ہے جیتے پانی کے چشمے کا سچ کہو | ہے پیتا اسے کیا کوئی پیاسا جواب دو؟
واعظ ہی جبکہ مائل کفر و عناد ہوں | کیونکر بڑھے وقارِ کلیسیا جواب دو؟
کیا ہو رہا ہے آہ! یہ کیسی جہان میں | طاری ہے جہل کی شبِ یلدا جواب دو؟
یورپ کی سرزمین ہوئی خون سے عمیق | اور پھر بھی بے خبر ہو دریغا! جواب دو؟
کیوں بیخبر ہو دادِ محشر سے اے حلیم | دانش کا کیا یہی ہے طریقہ جواب دو؟

ہلال کی تصویر بادلوں میں

از قلم میر کریم الدین برق منشی فاضل ۔ گوجرہ ضلع لائلپور

ماہ نو جب ابر کے اوپر
لطف دیتا ہے خوب یہ منظر

کالی دھارا کی دیکھ کر صورت
ہو دیں حیرت میں سارے اہلِ نظر

جا رہا ہے ہلال مغرب کو
شلِ مجنوں جھکائے اپنا سر

زلفِ لیلےٰ بنا ہے بادل اب
اس کا ہو چھپائے رخِ انور

آسمان بنا ہے کوہستان
فوق پائے ہے غرب مشرق پر

ہے یہ نظارہ کیا ہی روح افزا
حق کی قدرت ہوئی ہے جلوہ گر

برقؔ آنکھیں بھی ہیں عجیب نعمت
لائق ثنا ہے وہ خالقِ اکبر۔

مسیح یا اُس کی بخشش

از جیسی سمتھ

ایوب نے دیکھا کہ میری تمام ضرورتیں مسیح میں پوری ہو سکتی ہیں جب دولت ۔ دوست اور صحت سب جاتے رہے اور اُس کی بیوی نے آ کر کہا کہ تم خدا پر لعنت بھیجو تب اُس نے کہا کہ اگرچہ وہ مجھے ہلاک بھی کر دے ۔ میں اپنا بھروسہ اسی پر رکھونگا۔ آپ کو معلوم ہے کہ ایوب امیری و غریبی دونوں حالتوں میں خدا کے نزدیک یکساں رہا +

جس آدمی کا مددگار خدا ہے وہ کبھی نادار و مفلس رہ نہیں سکتا ۔ جو کوئی کہے کہ "خدا میرا چرواہا ہے اور مجھے کچھ کمی نہیں"؛ وہ ہرگز غریب گھر کا دروازہ نہ دیکھیگا ۔ ہم خدا کو بھول جاتے ہیں ۔ اگر اُس سے محبت رکھیں اُس پر بھروسہ رکھیں اور اُس کی مرضی پوری کریں تو وہ ہماری حفاظت کرنے کی قسم کھاتا ہے ۔

وہ کہتا ہے کہ "میں دانہ و پانی بخشونگا" اور در اصل یہی ہماری ضرورتیں ہیں ۔ دوسری کی ضرورت نہیں خدا پر بھروسہ رکھو ۔ اُس کی مرضی بجا لاؤ ۔ پھر خواہ لوگ تم سے بیوفائی کریں ۔ تمہارا مال کافور ہو جائے اور دوست دامن چھڑالیں ۔ آندھیاں آئیں بجلیاں کڑکیں اور زمین متزلزل ہو کر پاش پاش ہو جائے یہ محض آپ کو باپ کی گود میں بچے کی نیند سُلانیکا وسیلہ ہونگے ۔ یہ خیالی باتیں نہیں بلکہ امور حقیقی ہیں ۔ جب تک تم خدا کے ہو اور اُس کی پناہ میں رہتے ہو تب تک خدا تمہارا ہے اور تمہاری سب ضرورتیں پوری ہونگی ۔ میں یہ نہیں کہتا کہ جو کچھ تم چاہتے ہو ملجائیگا ہاں جس چیز کی تمہیں ضرورت ہوگی وہ ملیگی ۔ خدا اپنے وعدوں کا سچا ہے اُس کو آزماؤ ۔ اُس کے احکام پر عمل کرو تو دیکھو ۔

ایسے نکتہ چینوں کی پرواہ نہ کرو جو اپنے متکبرانہ خیالات سے تمہیں ورغلائیں ۔ خدا کے وفادار بندے بنو ۔ جو آدمی خدا کی نظر میں راستباز ہے وہ ہمیشہ خوشحال رہیگا ۔

میرے شہر میں ایک ان پڑھ کوچوان رہتا تھا وہ صبح کو جو وعظ سُنتا تھا شام کو وہی دوسروں کو سُناتا تھا ۔ خدا نے اُس کو سینکڑوں کا وسیلۂ نجات بنایا وہ سنت تھا ۔ جب اُس کی تندرستی میں خلل آگیا تو اُس کے آقا نے جو مسیحی نہ تھا اُسے نوکری سے برخاست کر دیا ۔

جب تک تم صحیح و سلامت ہو دنیا کو تمہاری ضرورت ہے ۔ اس دنیا کے دوست مصیبت کے وقت تمہیں چھوڑ دیتے ہیں ۔ جب تک تمہارے پاس خرچ کرنے کو زر ہے ۔ تمام عالم رفیق ہے ۔ تمہارا مال جاتا رہا صحت بگڑ گئی تو دوستی جاتی رہی ۔

اس بزرگ کوچوان کی بیوی بے پیر تھی ہیں نے دیکھا کہ وہ اپنے خاوند کے کپڑے چھپا دیتی تھی تاکہ وعظ سنانے نہ جائے ۔ مگر کوچوان اپنے میلے کپڑوں میں ہی چلا جاتا تھا ۔ وہ خدا کو پیار کرتا تھا ۔ اور اُس کی حضوری میں رہنا چاہتا تھا ۔ یہ شخص خداوند مسیح کی خاطر اپنے گھر میں ستایا جاتا تھا بستر علالت پر پڑا تھا ۔ گھر میں کچھ کھانے کو نہ تھا ۔ اُس کی چھوٹی سی لڑکی دوڑتی ہوئی کمرے میں آئی اور باپ کو کچھ لا کر دیدیا ۔ کوچوان نے لیکر ایک طرف رکھ دیا کچھ دیر بعد اُس کی بیوی آئی اور چلا کر کہنے لگی کہ تمہارا خدا کہاں ہے ۔ گھر میں کھانے کو کچھ نہیں ۔ تم تو کہتے تھے خدا ہمیں کھانے کو دیگا ۔ تمہارے خدا نے ہمیں چھوڑ دیا ہے ابھی وہ یہ کہہ کر کمرے سے باہر نکلی تھی کہ ڈھنڈورا پیٹنے والا اونچی آواز سے کہہ رہا تھا ایک لعل جڑاؤ بروچ کھو گیا ہے ۔ جس نے پایا ہے اُسے بہت سا انعام ملیگا ۔ کوچوان نے وہ بروچ اپنی بیوی کو دیا اور کہا میرے خدا نے ہمیں چھوڑا نہیں ۔ اُس نے یہ بروچ عنایت کر دیا تھا تاکہ ہمیں معاش پہنچے ۔ اس طرح خدا نے کوچوان کی خبرگیری کی ۔

تم مسیح پر بھروسہ رکھو تو وہ تمہاری خبرگیری کریگا جن کی زندگیاں طرح طرح کے حوادث کا نشانہ ہیں وہ جانتے ہیں کہ یسوع مسیح کیونکر مخلصی دینے کو آتا ہے شیطان کی جھوٹی باتیں نہ مانیے ۔ تندرستی معدوم ہو جائے دولت ہوا ہو جائے اور تمام عالم عیب جوئی و نکتہ چینی کرنے لگے تو بھی خدا ہے وہ اُن کی مدد کرتا ہے جو اُس پر اپنا بھروسہ رکھتے ہیں ۔ اُس نے ایوب کو نہ چھوڑا وہ کسی کو نہیں چھوڑ دیتا ۔ مجھے معلوم نہیں کہ آپ کس کو زیادہ پیار کرتے ہیں ۔ خدا کو یا اُس کی

نورافشاں

مطبوعہ ۲۲ ستمبر ۱۹۲۲ء

زندگی کی طاقت کا اندازہ
یا
برداشت

خداوند یسوع مسیح عدم تشدد کا لاثانی مجسمہ تھا۔ اُس کا گناہ سے جیسا کہ عدم تعاون تھا ویسا آجتک کسی نے کرکے دکھایا نہیں۔ وہ گنہگاروں کی تکلیفیں اُٹھانے میں وہ اپنے پیاروں کے ہاتھوں سے دکھ اُٹھانے میں اپنی آپ ہی نظیر تھا۔ وہ اس اعتبار سے نہایت ہی غور کے لائق ہے کہ اُس نے اپنے حق میں برائی کرنے والے گنہگاروں کی بڑی برداشت کی۔

اُس نے یہوداہ اسکریوطی کی بڑی برداشت کی اُس نے فریسیوں کی۔ صدوقیوں کی۔ ہیرودیوں کی۔ فقیہوں کی۔ شرع کے معلموں کی۔ اپنی قوم کے عام لوگوں کی۔ حکام وقت کی اور اُن کی تمام بدعملیوں اور سختیوں کی بڑی برداشت کی۔

اُس نے اپنے شاگردوں کی۔ اُن کی کمزوریوں اور نادانیوں کی۔ اُن کی کم فہمیوں اور پست اعتقادیوں کی نہایت ہی برداشت کی۔ اُس نے تمام گنہگاروں کی بداعمالیوں کی وہ برداشت کی جو کسی نے پیشتر کرکے نہ دکھائی تھی۔ اس اعتبار سے خداوند یسوع مسیح آجتک غور و فکر کے لائق ہے۔

صبر و برداشت زندگی کی قوت کا معیار ہے۔ جس قدر کسی شخص میں صبر و برداشت زیادہ ہوتی ہے اُسی قدر اُس کی زندگی قوی اور مضبوط سمجھی جاتی ہے جس قدر کسی میں صبر و برداشت کی کمی ہوتی ہے اسی قدر اُس کی زندگی ضعیف و کمزور ہوتی ہے صبر و برداشت ہی زندگی کی طاقت و قوت کا تھرمامیٹر ہے خداوند یسوع مسیح کی زندگی کی قوت کا اندازہ لگاؤ جس نے اپنے حق میں برائی کرنے والے گنہگاروں کی برائی کی اس قدر برداشت کی جو آجتک کسی نے کرکے نہ دکھائی تھی۔

مہاتما بدھ کو ہمیشہ خداوند یسوع مسیح کے مقابل لایا جاتا ہے۔ مگر غور کرکے دیکھو کہ مہاتما بدھ اپنے حق میں برائی کرنے والے گنہگاروں کی برائی دیکھ کر دنیوی زندگی کا میدان چھوڑ تارک الدنیا بنگیا آپ نے کبھی اپنے حق میں برائی کرنیوالوں کی برائی کی برداشت کرکے نہ دکھائی۔ آجتک اس میدان میں صرف یسوع مسیح ہی ہے جس نے برداشت کرکے دکھائی۔ اس لئے وہی اکیلا ہمارے غور کے لائق ہے۔

خوش آمدید

صدای آمد آمد دلربا شد
بہ شکن بشکن دل ہمنوا شد

ناظرین نورافشاں یہ خبر پڑھکر نہایت خوش ہونگے کہ پروفیسر اے احمد شاہ اور مسز اے احمد شاہ دو سال انگلینڈ رہ کر ہندوستان میں واپس تشریف لے آئے ہیں۔ انگلینڈ میں رہائش کے عرصہ میں پروفیسر اے احمد شاہ نے بیچلر آف لٹریچر کی ڈگری حاصل کی اور انگلینڈ میں ہی ایک فرزند بھی خدا سے پایا بعد دو سال کے قیام کے آپ اپنے بال بچوں کے ساتھ ۲۳ اگست ۱۹۲۲ء کے روز بمبئی پہنچے چند روز اپنے عزیز و اقارب سے ملکر لکھنؤ تشریف لے گئے ہیں۔ جہاں آپ لکھنؤ یونیورسٹی میں پروفیسر مقرر ہوگئے ہیں۔ ہم نورافشاں کی طرف سے پروفیسر اے احمد شاہ کو اور مسز اے احمد شاہ کو اس کامیابی اور حصول برکت کے لئے دل سے مبارکباد دیتے ہیں اور دعا کرتے ہیں خداوند ان کی زندگی سے اور زندگی کی تمام خدمات سے آج سے لے کر ابدالآباد جلال پاوے۔ آمین۔

تصحیح۔ گذشتہ نمبر میں مسیحیوں اور احمدیوں کے مباحثہ پر جو نوٹ لکھا گیا ہے۔ اُس میں تالیوں کی جگہ "تضحیک ہوئی" پڑھنا چاہیے۔

عربی رسم الخط

"ادیب" نامی رسالہ الہ آباد سے نکلا تھا جو ایک عرصہ سے فوت ہوچکا ہے۔ اس رسالہ کی جلد اول اور اُس کے نمبر ۳ میں عربی رسم الخط پر ایک نہایت اعلیٰ و عالمانہ و مدلل و محققانہ مضمون نکلا تھا۔ جو ناظرین نورافشاں کی ضیافت طبع کے لئے موزوں ہے چونکہ رسالہ ادیب کو بند ہوئے ایک عرصہ گذر گیا ہے۔ اندیشہ ہے کہ وہ مضمون بھی گم نہ ہو جائے۔ لہذا اسے نورافشاں کے اوراق میں ایک دفعہ پھر شہرت عام دیتے ہیں تاکہ نورافشاں کے ناظرین بھی اس سے فائدہ اُٹھائیں اور اُس کے عالمانہ مطالب کو اپنی تحریروں اور تقریروں میں استعمال فرمائیں۔ ایڈیٹر

عربوں میں سنہ عیسوی شروع ہونے سے پہلے صدیوں قبل تحریر کا رواج تھا۔ لیکن یہ بتانا مشکل امر ہے کہ ان میں اس کی ابتدا کس زمانے میں ہوئی ۱۸۷۵ء میں فرانس اور انگلستان کے بعض سیاحوں نے یمن کے پایہ تخت بیت الحکومت مآرب اور صنعا

کے کھنڈروں میں چند کتبے دریافت کئے جو شروع میں عقدۂ لاینحل سمجھے گئے۔ مگر مدت دراز کے بعد علما کی کثیر جماعت نے حبشی۔ اسطرانجیلی۔ فنیقی۔ عبرانی خطوط سے مقابلہ کرکے پڑھ لیا تو معلوم ہوا کہ یہ تحریریں حمیر بن سبا کے وقت کی ہیں[۱] جس کا زمانہ حضرت مسیح سے ۲۲۰۰ سال پہلے کا ہے[۲]

یہ تحریریں لوہے کی کیلوں سے کھودی گئی ہیں اور ان میں سطر بندی اور جملوں کی ترتیب کا بھی لحاظ ہے جس کی بنا پر ہم یقین کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ عربوں کو حضرت مسیح سے دو ہزار سال قبل خط و کتابت میں کمال حاصل تھا۔ اب ہر شخص اس کی قدامت کا اندازہ کر سکتا ہے۔

عربوں میں مختلف دور میں مختلف اقسام کے خطوط کا رواج رہا ہے۔ حمیری خط۔ نبطی خط۔ عبری خط۔ کوفی خط۔ عربی خط۔ ان میں حمیری خط سب سے قدیم ہے اور ان کے حروف جنہیں مسند کہتے ہیں

(۱) ان تحریرات کی نسبت مزید حالات کے لئے دیکھو سیاحت المعارف مطبوعہ بیروت صفحہ ۱۰

(۲) سپٹوٹجنٹ سے پایا جاتا ہے کہ تارح حضرت مسیح سے ۲۱۲۶ برس پیشتر گذرا ہے۔ تارح اور حمیر بن سبا کا سلسلہ نسب چونکہ مساوی ہے۔ اس لئے طبعی تحقیقات کی رو سے دونوں ہمزمانہ قرار پاتے ہیں۔

سلسلہ نسب یہ ہے نوح۔ سام۔ ارفکشد۔ شالح۔ عابر۔ یقطان۔ یعرب۔ یشجب۔ سبا۔ حمیر۔ فالج۔ رعو۔ سروج۔ ناحور۔ تارح۔ ابراہیم۔ Sedileoto

(۳) Histore General, Des Arabs Vol I. Page 34

(۴) مناجۃ الطرب طبع بیروت صفحہ ۳۲۰

(۵) نبطی قوم حضرت اسمٰعیل کے بیٹے نبیط [illegible] سے نکلی ہے۔ یہ لوگ بلاد پطرا میں رہتے تھے۔ جو

لوہے کی کیلوں سے بہت مشابہت رکھتے تھے اور تحریر کے وقت علیحدہ علیحدہ لکھے جاتے تھے۔ ولسٹیڈ کرٹین ڈرین اور ہالوے نے جو تیرہ نئے کتبے سرزمین یمن میں پائے ہیں وہ اسی خط کے نمونے ہیں[۱] مسند حروف پہلے پہل یمن میں رائج ہوئے پھر عرب کے اکثر مقامات میں پھیل گئے۔ بنو حمیر سے حیرۃ والوں نے حاصل کیا اور حیرۃ والوں سے قریش اور اہل طائف نے سیکھے[۲]

نبطی خط کو عربوں نے اُن نبطیوں[۵] سے اخذ کیا تھا جو پہلی اور دوسری مسیحی صدیوں میں رومیوں کے ظلم و ستم سے دق ہو کر ملک عرب میں بھاگ آئے تھے[۱]

کوفی خط زمانہ جاہلیت میں ایجاد ہوا ہے۔ اس کی نسبت گمان ہوتا ہے کہ وہ اسطرانجیلی خط سے نکلا ہے جسے عراق کے سریانی اور کلدانی اقوام اپنی تحریر میں استعمال کیا کرتی تھیں[۲]۔ اس زمانے میں اس کا کوئی خاص نام نہیں تھا۔ یہ نام اسلامی عہد میں تجویز ہوا ہے۔ کیونکہ کوفہ[۳] ان شہروں میں ایک مشہور شہر ہے جس کو مسلمانوں نے آباد کیا۔ کوفی خط انبار میں ایجاد ہوا اور اہل انبار کے ذریعے سے اہل حجاز تک پہنچا۔ دومۃ الجندل کے حکمران اکیدر بن عبدالملک کا بھائی بشیر بن عبدالملک یہ

فلسطین اور سینا کے مابین ایک مشہور مقام ہے۔ راحمال (۱۰۲) پہلی صدی عیسوی میں رومیوں نے ان کے شہروں کو فتح کر لیا تو عربستان میں آکر آباد ہو گئے

(۱) تاریخ التمدن الاسلامی طبع مصر جلد اول صفحہ ۲۵۹

(۲) التمدن الاسلامی جلد اول صفحہ ۲۵۹

(۳) کوفہ کو سنہ ۱۷ھ میں حضرت عمر کے حکم سے سعد وقاصی نے آباد کیا۔ معجم البلدان۔

(۴) المزہر للسیوطی جلد ۲ صفحہ ۱۷۷۔

خط جانتا تھا۔ جب ان سے مکہ میں جا کر صفیان بن امیہ کی بہن صہبا سے نکاح کیا تو اہل مکہ کو یہ خط سکھایا[۳] عربوں نے عبرانی خط کو یہودیوں سے اقتباس کیا ہے۔ اُس کے حروف بلا کسی تغیر و تبدل کے ان میں رائج تھے۔ ایک قدیم روایت کے بموجب جس شخص نے عبرانی خط میں عربی عبارت کو لکھا وہ حضرت نبی کریم کی بیوی حضرت خدیجہ کا ماموں زاد بھائی ورقہ بن نوفل تھا۔ التمدن الاسلام جلد اول صفحہ ۲۵۹

عربی حروف کی نسبت طبری نے لکھا ہے منیح بن آرام کی اولاد نے ایجاد کیا تھا۔ مگر محققین نے اس روایت کو محض قصہ سمجھا ہے۔ عام خیال ہے کہ یہ حروف ظہور اسلام سے کچھ عرصہ قبل ایجاد ہوئے ہیں[۴]

اہل اسلام کی ابتدائی تحریرات مسند حروف میں ہوا کرتی تھیں۔ پھر انہوں نے اس کو ترک کیا اور کوفی اور عربی خط میں لکھنے لگے[۵]

سنہ ۱۲ھ میں حضرت ابوبکر صدیق کے حکم سے قرآن شریف کا جو نسخہ مرتب کیا گیا تھا وہ کوفی خط میں تھا۔ خلافت بنی امیہ سنہ ۴۱ھ تا سنہ ۱۳۲ھ کے اخیر ایام میں کوفی خط متروک ہو گیا اور صرف عربی خط استعمال ہونے لگا۔ خلافت عباسیہ سنہ ۱۳۲ھ۔ سنہ ۶۵۶ھ میں عربی خط کے کثرت سے خوشنویس ہوئے اور ہر ایک نے اس کے لکھنے کا نیا طریق ایجاد کیا۔ مامون رشید سنہ ۱۹۸ھ تا سنہ ۲۱۸ھ کے عہد

(۱) یہ قوم جو اقوام عرب العاربہ کی معاصر تھی قصبہ طائف میں رہتی تھی مدت ہوئی کہ تباہ و برباد ہو گئی۔

(۳) التمدن الاسلام جلد اول صفحہ ۲۵۹

(۴) مناجۃ الطرب صفحہ ۳۲۱

(۵) کشف الظنون جلد اول صفحہ ۴۶۶

(۶) تاریخ ابن خلکان جلد اول صفحہ ۱۲۵۔

تک یہ طریقے ایک درجن سے بھی زیادہ ایجاد ہوگئے۔ جن کے نام یہ ہیں۔

قلم الجلیل ۔قلم الجلات ۔قلم الدیباج قلم سطور بالکبیر۔قلم الثلاثین ۔قلم الوزنور ۔قلم المفتح ۔قلم الوم قلم المدامراۃ ۔قلم العہود ۔قلم القصص ۔قلم الحرفاج قلم المرمع ۔قلم النساخ ۔قلم الریاسی ۔قلم الرقاع ۔ قلم غبار الحلیہ؎

ابتدا میں عربی خط کے حروف علیحدہ علیحدہ لکھے جاتے تھے اور اُن پر نقطے بھی نہیں تھے کہ جس سے متشابہ حروف مثلاً ب ت ث ج خ ر ز س ش (وغیرہ) میں تمیز ہوسکے ۔خلیفہ عبدالملک بن مردان (۶۵ھ تا ۸۶ھ) کے زمانے میں حجاج بن یوسف ثقفی کی فرمائش سے نصر بن عاصم نے نقطے ایجاد کئے کسی پر ایک نقطہ لگایا۔ کسی پر دو کسی پر تین کسی کے اوپر کسی کے نیچے ہے۔

خلیفہ مقتدر باللہ عباسی (۲۹۵ھ تا ۳۲۰ھ) کے وزیر ابو علی محمد بن حسین بن مقلہ نے جس کی وفات ۳۲۸ھ میں ہوئی تھی۔ اس خط کو صورت حال میں بدلا۔ یعنے حروف کو وصل کرکے لکھنے کا طرز ایجاد کیا اور اس جدید خط کے لئے خوشنویسی کے کئی اقسام وضع کئے ۔جن میں سے چھ بہت مشہور ہیں ۔ثلث ۔تعلیق ۔توقیع ۔نسخ ۔ریحان ۔محقق کشف الظنون جلد اول صفحہ ۴۶۷

عربوں میں قدیم زمانے میں پتھر کی سلوں اور مٹی کی تختیوں پر لکھنے کا رواج تھا۔ قرون وسطی میں جو اشیا رائج تھیں وہ یہ ہیں۔

عسب ۔کھجور کے پتے۔ لخاف ۔سفید رنگ کے پتھر کی تختیاں ۔ ادیم چمڑا۔ اکتاف ۔شانہ کی ہڈیاں۔ اضلاع ۔پہلو کی ہڈیاں ۔ کتاف ۔ پالان خرد ۔لوح ۔لکڑی کی تختیاں ۔قرطاس یونانی لفظ خرتیس کا معرب ہے۔ ایک قسم کا کاغذ جو اطالیا اور یونان میں بنایا جاتا تھا۔ رق ۔پوست آہو۔ فیروز آبادی کے بیان کے موافق ہر قسم کا دباغت کردہ چمڑا جو تحریر کے کام آسکے۔ مُهرق ۔ زبان فارسی کے لفظ مہرکردہ کا معرب ہے۔ اس کو کپڑے پر نشاستہ لگا کر بنایا کرتے تھے ۔قباطی ایک قسم کا سفید و باریک کپڑا جو مصر میں بنایا جاتا تھا بَردی ۔قبطی زبان کا لفظ ہے اس کو یونانی میں پاپرس کہتے ہیں۔ ایک درخت کی چھال سے بنایا جاتا تھا۔ جو مصری زبان میں مسار اور فارسی زبان میں لخ کہلاتا ہے۔ یہ درخت پانی میں اُگتا ہے اس کی پیدائش مشرقی افریقہ سے مخصوص ہے ۔قدیم زمانے میں مصر میں بہت پیدا ہوتا تھا۔ مگر اب وہاں معدوم ہوگیا ہے۔ لیکن اتھوپیا اور نوبہ میں آج بھی پایا جاتا ہے۔ حبشی اس کی شاخوں سے بہت عمدہ بوریا بناتے ہیں۔

یہ تمام اشیا زمانہ جاہلیت اور نیز اوائل اسلام میں تحریر کے کام آتی تھیں۔ اسلام ۔اسلام سے پہلے سبعہ معلقہ قباطی پر لکھے گئے تھے ۔ التمدن الاسلام جلد اول صفحہ ۲۷۶ حضرت نبی اکرم جو عہدنامہ یہود خیبر سے کیا تھا وہ چمڑے پر لکھا گیا تھا۔ زمانہ سعادت میں قرآن پاک کی آیات عسب ۔لخاف ۔ ادیم ۔ اکتاف ۔ اضلاع وغیرہ پر لکھے جاتے تھے (صحیح بخاری ۔باب فضائل القرآن) قرآن شریف کا جو نسخہ حضرت ابوبکر کے عہد میں بصورت مصحف مرتب ہوا تھا اُس کی کتابت قرطاس پر ہوئی تھی (کنز العمال جلد اول صفحہ ۲۵۷

خلافت بنی امیہ کے خاتمے تک لوگ انہیں چیزوں پر لکھا کرتے تھے ۔قرطاس ۔قباطی ۔بَردی ۔ مصر میں تیار ہوتے اور یہیں سے تمام دنیا میں جایا کرتے تھے ۔قرطاس کی پیشانی پر باسم والابن والروح القدس لکھا ہوتا تھا۔ جو عیسائیوں کا کلمہ تثلیث ہے ۔جب اس امر کی اطلاع عبدالملک بن مروان (۶۵ھ تا ۸۶ھ) کو ہوئی تو یہ امر سخت ناگوار گذرا اور اس نے مصر کے عامل کو حکم دیا کہ آئندہ سے کلمہ تثلیث کے بجائے کلمہ توحید **شھد اللّٰہ انہ لا الٰہ الا اللّٰہ ہو** لکھا جائے ۔اسی بنا پر قیصر روم اور عبدالملک کے درمیان ایک سخت لڑائی ہوئی۔ تاریخ ابن اثیر واقعات ۷۶ھ

خلفائے عباسیہ کے عہد سے کاغذ کا استعمال شروع ہوا ہے مسلمانوں نے ۷۵ھ میں جب شہر سمرقند کو فتح کیا تو وہاں کے لوگوں سے کاغذ بنانا سیکھا (کتاب الہند ابو ریحان البیرونی لیکن خلیفہ ہارون رشید ۱۷۰ھ تا ۱۹۰ھ کے زمانے میں فضل بن یحیی برمکی کے حکم سے تیار ہونے لگا اور دوسری صدی ہجری تک تمام بلاد اسلام میں رائج ہوگیا اور چمڑے کپڑے وغیرہ پر لکھنا چھوڑ دیا گیا۔ (فہرست ابن ندیم صفحہ ۲۱) لیکن بعض لوگ اس وقت بھی کپڑے کو بہ نسبت کاغذ کے زیادہ پسند کرتے تھے ۔چنانچہ حکیم ابونصر فارابی (۳۳۹ھ) کے ہاتھ کی لکھی ہوئی جس قدر کتابیں پائی گئیں وہ سب کپڑے پر تھیں (تاریخ ابن خلکان جلد ۲ صفحہ ۷۵)

اسی زمانے میں بڑے بڑے شہروں میں کاغذ سازی کے کارخانے قائم ہوگئے تھے ۔ابن بطوطہ کے زمانے میں دمشق میں ۲۰ سے زیادہ کارخانے تھے ۔یہاں کے لوگوں نے اس صنعت میں یہاں تک ترقی کی تھی کہ کاغذ کا نام بھی یورپ میں کئی صدیوں تک کارٹا ڈا ماسکز تھا۔

عربوں کی تحریرات جو کاغذ پر لکھی ہوئی اس وقت محفوظ ہیں اُن میں سب سے قدیم کتاب غریب الحدیث کا نسخہ ہے جو ۲۵۲ھ کا لکھا ہوا ہے۔ اور لیڈن کے مکتبہ جامعہ میں موجود ہے۔ ایک اور کتاب "دیوان الادب" برطانیہ کے عجائب خانہ میں ہے جس کی بابت گمان کیا گیا ہے کہ چوتھی صدی ہجری کے آغاز میں لکھی گئی ہے۔

اہل یورپ نے اندلس کے عربوں سے کاغذ بنانا سیکھا ہے۔ شاطبہ۔ بلنسیہ۔ طلیطلہ وغیرہ مقامات میں کاغذ سازی کے بڑے بڑے کارخانے موجود تھے۔ جب ان شہروں پر افرنجیوں کا قبضہ ہوگیا تو انہوں نے ان کارخانوں کو قائم رکھا اور یہاں سے یہ صنعت رفتہ رفتہ تمام ممالک یورپ میں پھیل گئی

حکیم شمس اللہ قادری صاحب

مندرجہ صدر بیان سے ظاہر ہوا کہ مروجہ عربی رسم الخط ۲۶۵ھ ہجری سے ۳۲۰ھ کے درمیان پیدا ہوا۔ اور اس کا بانی مقتدر باللہ عباسی کا وزیر ابوعلی محمد بن حسین بن مقلہ تھا۔ پس ۲۶۵ھ ہجری سے پیشتر مروجہ عربی رسم الخط کا وجود ناپید خیال کرنا چاہیے۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ سن مذکور سے پیشتر عربی رسم الخط کی کیا صورت تھی جو لوگوں کے خط و کتابت کا کیا ذریعہ تھا۔ البتہ کتاب غرائب الحدیث کا ہمیں ۲۵۲ھ ہجری تک اور پیچھے لیجاتا ہے جس میں ممکن ہے کہ لوگ کسی نہ کسی طرح کے عربی رسم الخط میں کتابت کرتے ہونگے۔ لیکن اس سن ہجری سے پیشتر کا کوئی عربی حروف کا کتبہ آجتک دریافت نہیں ہوا لہذا مروجہ عربی رسم الخط کی زمانہ ماضی حد تام سن ہجری ۲۵۲ھ ہے اس سے پیشتر حضرت محمد کے زمانہ تک کا عرصہ بالکل تاریک معلوم ہوتا ۲۵۲ھ ہجری سے پیشتر عربی رسم الخط ۶۵ھ تک نہایت ردی اور ناقص اور مشتبہ حالت کی صورت میں لکھا جایا کرتا تھا۔ الف۔ ب۔ ـــ۔ ـــ ح ح ح۔ د د ر ر وغیرہ کی صورت میں لکھا جایا کرتا تھا۔ کسی حرف پر کوئی نقطہ نہ ہوا کرتا تھا۔ اور نہ کوئی ایک نقطہ کے حروف میں کچھ ربط ہوا کرتا تھا۔ اگر کسی نے لفظ الحمد لکھنا ہوتا تھا تو۔ ا ل ح م د لکھا کرتا تھا اگر کسی نے لفظ "تنذر" لکھنا ہوتا تھا تو "ٮ ں در" کی صورت میں لکھا جاتا تھا۔ البتہ اس میں کوئی نقطہ کسی حرف کے لئے لکھا نہ جاتا تھا۔ حروف کے نقطے ۶۵ھ ہجری سے ۶۸ھ ہجری کے درمیان حجاج بن یوسف ثقفی کے فرمان سے نصر بن عاصم نے ایجاد کئے تھے۔ پس اس سن سے پیشتر عربی حروف بالکل خط وکتابت کے کام کے نہ تھے۔ یہ عربی زبان کے حروف کی آخری حد ہے

جب ۶۵ھ ہجری سے پیشتر چلکر دریافت کیا جاتا ہے کہ عرب کے لوگوں کی علمی حالت کیا تھی؟ لوگ کس زبان کے حروف میں یا کونسی زبان میں خط وکتابت کیا کرتے تھے تو ہم کو ایک جواب تو اتقان کی تفسیر حصہ اول میں ملتا ہے۔ لکھا ہے کہ "قاسم بن ثابت نے اس قول پر اتنا اور حاشیہ چڑھایا ہے کہ جس وقت کتابت کلام آلہی کی اجازت ملی تھی اُن دنوں میں اکثر اہل عرب نہ تو لکھنا جانتے تھے اور نہ رسم خط سے واقف تھے۔ بلکہ انہیں صرف حروف اور اُن کے مخارج کا علم تھا" صفحہ ۱۲۳ پس اس قول کے موافق بھی یہ بات ثابت ہوئی کہ قرآن عربی کی ابتداء میں کتابت ہرگز عربی زبان کے حروف میں نہ ہوئی تھی۔ کیونکہ قرآن عربی کی ابتدائی کتابت کے وقت عربی زبان کی ابجد ہی ناپید تھی۔

خلیفہ ابوبکر نے ۱۲ھ میں قرآن جمع کیا اور اس کی کتابت کوفی یا سریانی خط میں ہوئی۔ پس کم ازکم سن مذکور میں قرآن کی کتابت جس خط میں ہوئی تھی وہ عربی خط نہ تھا بلکہ کوفی یا سریانی خط تھا اس وجہ سے اس سن سے پیشتر کی کوئی تحریر عربی خط کی مانی نہیں جاسکتی ہے۔

سب کو یاد رہے کہ خلیفہ ابوبکر نے جو قرآن جمع کرایا تھا وہ زید بن ثابت سے کرایا تھا۔ یہ زید بن ثابت سریانی زبان کے سوا کچھ نہیں جانتا تھا وہ بھی آپ کو بخوبی نہ آتی تھی۔ مگر اسی قدر کہ جو آپ نے پندرہ یوم میں سیکھی تھی۔ چنانچہ آپ کی بابت آیا ہے

وعنه قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَتَعَلَّمَ السُّرْيَانِيَّةَ وَفِي رِوَايَةٍ أَنَّه أَمَرَنِي أَن أَتَعَلَّمَ كتاب يهود وقال إني ما آمن يهود على كتاب قال فما مرّ بي نصف شهر حتّى تعلمت فكان إذا كتب إلى يهود كتبت وإذا كتبوا إليه قرأت له كتابهم رواه الترمذي۔

اور روایت ہے زید بن ثابت سے کہ کہا حکم کیا مجھ کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ سیکھوں میں زبان سریانی۔ اور ایک روایت میں ہے یہ کہ آنحضرت نے حکم کیا مجھ کو یہ کہ سیکھوں میں خط کتابت یہودیوں کی اور فرمایا کہ تحقیق مجھ کو اطمینان نہیں ہوتا یہود سے اوپر خط کتابت کے۔ کہا زید نے پس نگذرا مجھ کو آدھا مہینہ یہاں تک کہ سیکھا میں نے پس تھے حضرت جس وقت کہ لکھتے طرف یہود کے لکھتا میں اور جس وقت کہ لکھتے یہودی

طرف حضرت کی تو پڑھتا ہیں واسطے حضرت کے خط اس کا۔ نقل کی یہ ترمذی نے۔

پس اوپر کی شہادتوں سے ہم قرآن عربی کے متن کی بابت اس نتیجہ کو پہنچ گئے کہ قرآن عربی کی ابتدا میں کتابت ہرگز عربی رسم الخط میں نہیں ہوئی بلکہ سریانی خط میں ہوئی تھی۔ پر اسی سریانی خط کے تمام نسخے اب معدوم ہیں۔ کسی کو اسباب کا کچھ علم نہیں ہے کہ مروجہ قرآن عربی کا عربی متن کہاں سے آیا ہے؟

بیت اللحم چک نمبر ۲

پہلی ستمبر کو بیت اللحم جانے کا اتفاق ہوا۔ چونکہ سٹیشن پر یکہ نہ ملا پیدل سفر اختیار کیا۔ فاصلہ تو گیارہ میل کے قریب ہوگا۔ لیکن گرمی کے سبب کچھ تکلیف ہوئی جوتی نے تکلیف دی۔ اس واسطے آدھا سفر ننگے پاؤں ختم کیا۔ لیکن خداوند کے فضل سے سفر اچھی طرح طے ہوگیا۔

مشن کے دونوں بنگلے دور ہی سے نظر آتے تھے۔ زمینداروں سے دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ وہ ان بنگلوں میں اپنے بیل باندھنا نہیں چاہتے بلکہ یہ چاہتے ہیں کہ وہاں کوئی خدارسیدہ مشنری رہے۔ اس میں تو کوئی شک نہیں کہ یہ بنگلے کسی زمانہ میں زمین سے ملجاوینگے۔ اگر ان میں کوئی نہ بسے اور نہ ہی ان کی کبھی مرمت ہو۔ لیکن مشن نے اس مقصد سے یہ بنگلے نہیں تعمیر کئے تھے کہ ان میں کوئی نہ رہے اور نہ ہی مشن کو یہ امید ہے کہ ہندوستانی مسیحی ایسے ہیں کہ ان میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جو وہاں جاکر بودوباش کرسکے بیت اللحم میں اگر پادری جیمس ولیم نہیں رہنا چاہتے تو اور شخص مل جاوینگے جو خوشی سے وہاں رہینگے۔ کیا دیہات میں مسیحی پادری نہیں رہتے؟ منٹگمری میں مشن نے فی الحال کوئی ایسا مکان کرایہ پر نہیں لیا ہوا ہے۔ جس میں کوئی نہیں رہتا اور جس کا کرایہ ناحق سوسائٹی کے سر پر ہے۔

بیت اللحم میں گھوڑا ٹمٹم مشن کا ہے۔ خوب استعمال ہوتا رہا ہے۔ اب ٹانگہ مرمت طلب ہے اس واسطے گھوڑا کبھی کبھی سواری کے واسطے استعمال کیا جاتا ہے۔ مشن گھوڑے اور نوکر پر کچھ خرچ نہیں کر رہی ہے۔

بعض صاحبان کا یہ خیال ہے کہ علاقہ میں فقیر کام کریں۔ نہ صرف اس علاقہ میں بلکہ تمام ہندوستان میں فقیر کام کریں۔ اس واسطے کہ صرف فقیر ہی اس افضل خدمت کو ادا کرسکتے ہیں۔ یہ شور تو مدت سے مچ رہا ہے۔ دیسی طریقہ کے مطابق کام ہونا چاہیئے اور دیسی طریقہ بلکہ مسیحی طریقہ فقیرانہ خدمت کا نام ہے۔ لیکن اس شور کا نتیجہ بہت نہیں نکلا ؎

اب نہ آئے خوابیدہ قسمت محو خواب نازرہ
کہہ رہا ہے آسمان کچھ گوش بر آواز رہ

غیرممالک کی مشنوں پر بہت نکتہ چینی ہوتی ہے ان کو کہا جاتا ہے کہ دیسی طریق پر کام نہیں کرتے۔ ہم پہلے اپنے پر تو غور کریں اور فیصلہ کریں کہ کیا ہم خود دیسی ہیں یا پردیسی بن گئے ہیں؟ شعر

کیوں جلاہوں سے کیجیئے لٹھم لٹھ
پاس اپنے نہیں جو سوت کپاس

لیکن کیا فقیری گیروی رنگ کی پگڑی سے یا لنگوٹ باندھکر جھونپڑیوں میں رہنے سے حاصل ہوتی ہے؟ یہ ذریعہ نہیں ہے۔ خداوند مسیح حقیقی فقیری کا چشمہ ہے جو اس میں محو و مگن ہوجاتے ہیں۔ وہ دل کے فقیر بنجاتے ہیں

مہچو میرد مبتلا میرد چو خیزد مبتلا خیزد

فقیر بنجانا نیچا ہوجانا ہے۔ جس طرح خداوند مسیح انسان بنکر نیچا ہوا تاکہ جو گرے ہوئے ہیں ان کو اٹھاوے۔ فقیر وہ شخص ہے جو دنیا کی روش کو چھوڑ دے۔ بلکہ اس کے برخلاف چلے۔ دنیا کا دستور یہ ہے کہ دولت حاصل کرو اور اس کو خوب ترقی دو تاکہ عیش و عشرت کے سامان مہیا کیے جائیں۔ فقیر کا مزاج ایسا ہوجاتا ہے کہ اس کے دل میں دولت کی محبت ہی نہیں رہتی اور عیش و عشرت سے بھاگتا ہے ایسے شخص دنیا میں خفتی بھی کہلاتے ہیں۔ دنیاداروں کے دل میں اسباب کا کامل یقین ہوتا ہے کہ دولت خوشی کی بنیاد ہے۔ دولتمندوں کی زندگی عام نظر میں نہایت ہی شاندار اور ہمارے گمان میں تکالیف و رنج و غم سے خالی معلوم ہوتی ہے۔ لیکن اگر غور سے دیکھا جاوے تو پُر از رنج و غم اور مصائب و آلام ہیں۔

فقیر میں ایک بہت قیمتی جوہر ہوتا ہے۔ جس کا نام قناعت ہے۔ قناعت کے یہ معنی نہیں کہ گوشہ نشینی یا عزلت نشینی اختیار کی جائے۔ نہیں بلکہ حرص و عزت اور ہوس سے بچنا اور ان کو دور کر دینا ہی اصلی قناعت ہے۔ جو لوگ دنیا کی اس ناپائیدار اور دریا عشرت کی بھول بھلیوں میں پھنس جاتے ہیں اور اپنی عاقبت کو بالکل بھول جاتے ہیں۔ ان کے دل میں شانتی کبھی قائم نہیں رہ سکتی۔ بلکہ جس قدر دنیاوی دولت اور اقتدار بڑھتا جاتا ہے۔ اسی قدر پیاس بڑھتی جاتی ہے۔ اس واسطے رنج و محنت زیادہ ہوتی جاتی ہے۔ ذوق مرحوم فرماتے ہیں ؎

منہ سے بس کرتے نہ ہرگز یہ خدا کے بندے
گر حریصوں کو خدا ساری خدائی دیتا

فقیر کے دل میں قناعت ہے۔ اس واسطے اطمینان ہے۔ اس واسطے وہ خوشی دل میں قائم رہتی ہے

جو دنیا نہ دے سکتی ہے اور نہ لے سکتی ہے جب سے کہ مغربی ترقی کا دور شروع ہوا دنیا نے ایک نیا جنم لیا ہے۔ بہت قسم کی دنیاوی ترقی نظر آرہی ہے لیکن روحانیت روبہ تنزل ہوتی جاتی ہے۔ دنیا نہایت تیزی کے ساتھ مادی ترقی کر رہی ہے لیکن روحانیت کا استیصال ہو رہا ہے ہر طرف حرص و عزت و ہوس کی آگ لگ رہی ہے۔ یہ اس مہذب دنیا کی کشمکش کا خاکہ ہے جہاں صرف دنیا ہی کو اپنا انتہائے مقصد قرار دیا گیا ہے اور اس ساری جد وجہد کا نتیجہ دولت ہی کو سمجھا گیا ہے اور جس کی پیروی اب تمام دنیا کرنا چاہتی ہے۔ فقیر اس آگ سے دور رہتا ہے اور اس دنیاوی خوشی کو مثل خواب اور سراب خیال کرتا ہے۔ کیا ایسے فقیر ہم میں نہیں ہیں؟ یہ تو نہیں کہا جا سکتا کہ بالکل نہیں ہیں۔ لیکن بہت کم ہیں۔ نیشنل مشنری سوسائٹی کا ایک فیلڈ جنوبی ہندوستان میں بمقام تری پتور ہے۔ یہ جگہ مدراس اور بنگلور کے درمیان واقع ہے۔ یہاں دو مشہور اور تجربہ کار ڈاکٹر بنام ڈاکٹر یسوع داس اور ڈاکٹر پیٹن کام کرتے ہیں۔ ڈاکٹر یسوع داس نے ولایت میں خاص طور سے جراحی اور آنکھ کی بیماریوں کے علاج کی مشق کی ہے اور ڈاکٹر پیٹن بہت لائق حکیم ہیں۔ یہ دونوں شخص دوست یک پوست ہیں اور مجرد ہیں۔ بغیر تنخواہ کے کام کرتے ہیں۔ بلکہ ہسپتال کے خرچ کے واسطے مشن کے دست نگر نہیں ہیں۔ اُنہوں نے اپنی برادری کی ایک انجمن بنائی ہے جس میں صرف مجرد شامل ہو کر وہاں رہ سکتے ہیں۔ شرط یہ ہے کہ جو شخص اس برادری میں شامل ہونا چاہیے وہ یا تو اپنی دولت سے تعلق چھوڑ دے یا اس انجمن کو دے دے اور خود اس کا مالک نہ ہے۔ ان دونوں ڈاکٹروں نے اپنی دنیوی دولت اس برادری کو دیدی ہے۔ ہر برادری کا ہر ایک ممبر ایک جیسا سمجھا جاتا ہے افسری اور ماتحتی نہیں ہے۔ رہائش خوراک پوشاک وغیرہ میں کوئی فرق نہیں رکھا جاتا۔ ممبر کے واسطے ضروری ہے کہ ضرورت کے مطابق کسی رذیل کام سے بھی منہ نہ موڑے خواہ بڑا ڈاکٹر ہو یا معمولی شخص ہو۔ انتظام برادری کا ہے۔ مشن کی کمیٹیوں کا بالکل نہیں ہے۔ زنانہ بیماروں کے واسطے عورت ممبر بنتی ہیں۔ جن کے واسطے بھی ایسی شرائط ہیں۔ میرے خیال میں رانڈ اور رنڈوے بھی جن کے ساتھ بال بچوں کا جھمیلا نہ ہو۔ ان شرائط پر ممبر بن سکتے ہیں اس کے علاوہ اگر کوئی شادی شدہ شخص اس آشرم میں خدمت کرنا چاہتا ہے وہ بڑی خوشی سے مہمان کے طور پر منظور کیا جاویگا۔ اور آشرم میں کچھ مدت رہ کر واپس اپنے بال بچوں میں جا سکتا ہے۔ گذشتہ دنوں میں جب موپلوں میں فساد برپا ہوا تو اس کے بعد کال پڑا اور خطرناک ہیضہ کی وبا کال زدوں میں پھوٹ نکلی۔ اُن بیچاروں کا کوئی مددگار نہ تھا۔ پس اس آشرم کی طرف سے ایک مسیحی بہت لائق عورت روانہ کی گئی ہے۔ جس نے رات دن عورتوں اور بچوں کی خدمت کی۔ اس وبا کے درمیان اپنی جان کو ہتھیلی پر رکھ کر خدمت کی۔ بہت عرصہ کے بعد جب باہر سے اور مدد آگئی تو یہ خدا پرست عورت آشرم میں واپس آنے سے پہلے کچھ دنوں کے واسطے اپنے گھر گئی۔ لیکن بیماری کا بیج اُس میں داخل ہو چکا تھا چند ہی روز میں ہیضہ کی وبا کا خود بھی شکار ہوئی اور شہید ہو کر اپنے مالک کے پاس ابدی آرام میں داخل ہو گئی۔ یہ آشرم جو تری پتور میں واقع ہے حقیقی فقیرانہ طور سے کام کر رہا ہے گزشتہ سال یہ دونوں ڈاکٹر پنجاب آئے تھے اور ان سے ملاقات کرنے کا موقعہ ملا۔ ان دونوں نے سرسری طور سے آشرم کے قواعد بتلائے تھے میں نے ان سے کہا تھا کہ خدا کرے کہ ایسے آشرم پنجاب میں اور تمام صوبوں میں قائم ہوں۔

پہلے صرف یہ دو شخص مرد میدان بنے اور خدا کے فضل سے تری پتور آشرم قائم ہوا۔ جس میں روز بروز ترقی ہے۔ کیا ہمارے پنجاب میں دو بھی ایسے شخص نہیں ہیں؟ کیا بیت اللحم میں ایسا آشرم قائم ہو سکتا ہے؟

غافلو! یاد آگہی چاہیئے
ہے بکھیڑہ زندگی کا چند روز

الراقم: پریم چند۔ این۔ ایم۔ ایس منٹگری۔

تھانوں کو لوٹنے والوں کا عدم تشدد

مدراس پیداپہ ایجنسی میں تھانوں کی لوٹ مار کے سلسلہ میں معلوم ہوا ہے کہ ایجنسی کے لوگ ایک نوجوان کھشتری کی زیر سرکردگی جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اُسے غیبی طاقت حاصل ہے۔ تھانے لوٹ رہے ہیں۔ لیڈر کسی کو قتل کرنے کے سخت مخالف ہیں۔ اُنہوں نے اس قسم کی قسمیں اُٹھائی ہوئی ہیں کہ وہ کسی پر دست درازی نہ کرینگے۔

لیڈروں کا عدم تشدد کا پابند ہونا ظاہر کرتا ہے کہ وہ تحریک عدم تعاون کے سرگرم حامی ہیں اور انہوں نے کسی کو تکلیف دینے یا قتل کرنے کے علاوہ لوٹ مار کر لینا تب انہیں سمجھ رکھا ہے۔ مقام افسوس ہے کہ تحریک عدم تعاون نے عوام الناس کی طبائع میں حیرت انگیز تغیر پیدا کر کے انہیں کیا سے کیا بنا دیا ہے۔ اس پر بھی جب سول نافرمانی کا تذکرہ کیا جاتا ہے تو تعجب ہوتا ہے کہ واقعات کو نظرانداز کر کے سول نافرمانی کی حمایت کیوں کیجاتی ہے (ضیا الاسلام)

ہندوستانکی قسمت کا فیصلہ پارلیمنٹ کے ہاتھ میں

اہل ہند حکومت خود اختیاری کے لئے بیتاب ہیں اور دوبارہ اس امر کے لئے آہ و واویلا کر چکے ہیں کہ انہیں جلد سے جلد حکومت خود اختیاری دیدی جائے لیکن ہندوستان کو سلیف گورنمنٹ یا سوراج کون دے سکتا ہے۔ انڈین لیجیسلیٹو کی افتتاحی تقریر میں ہز ایکسیلنسی وائسرائے نے ان موضوع پر جن خیالات کا اظہار فرمایا ہے ہر ایک ہندوستانی کو انہیں گوش ہوش سے سننا چاہیئے۔ ہز ایکسیلنسی نے فرمایا سلطنت کے اندر ذمہ دار حکومت دینے کے متعلق ترقی بتدریج ہوگی۔ اور اس ترقی کے وقت اور طریقہ کے متعلق فیصلہ برطانوی پارلیمنٹ کے ہاتھ میں ہے۔ نیز اس فیصلہ کا انحصار ہندوستان کے باشندوں کے تعاون اور احساس ذمہ داری پر ہے (ر)

فساد لاہور کے متعلق سرکاری اعلان

صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے فساد لاہور کے متعلق حسب ذیل اعلان شائع کیا ہے

اتوار کی شام کو مچھلی ہٹہ اور رنگ محل بازار لاہور میں ہلکا سا بلوہ ہوا۔ بلوہ ایک ہندو صراف اور ایک مسلمان خریدار کے جھگڑے کی بنا پر ہوا پتھر اور سوڈا واٹر کی بوتلیں پھینکی گئیں اور قریباً نصف درجن ہندوؤں کو خفیف زخم آئے اسی وقت پولیس کی زبردست جمعیت تعینات کی گئی جس نے فسادیوں کو فوراً منتشر کر دیا۔ اس شب بطور حفظ ما تقدم پولیس شہر میں گشت کرتی رہی پولیس نے کئی گرفتاریاں کی ہیں۔ پولیس موقعہ پر تحقیقات کر رہی ہے۔ دوکانیں کھل گئی ہیں

اور حالت پرسکون ہے (ر)

فساد ملتان سے کتنا نقصان ہوا

شنکر کی رات کو ڈپٹی کمشنر نے برقی پیغام ارسال کیا کہ حالت اب آگے سے بہتر ہے۔ بہت سے ہندو صاحبان نے اپنی دوکانیں کھول لی ہیں۔ فوج کی مزید تخفیف کرنا ممکن ہوگیا ہے۔ کمشنر صاحب اور ڈپٹی کمشنر صاحب سرکردہ ہندو مسلمان شرفا کو ساتھ لیکر ان تمام عمارات کا ملاحظہ کیا ہے جو کہ برباد کی گئی تھیں۔ ۱۵ ہزار مالیت کی صرف عمارات ہی ضائع ہوئی ہیں۔ اس میں عمارتوں کا اسباب شامل نہیں ہے۔ چوری کی وارداتیں بہت کم ہوئی ہیں۔ بعض مقامات پر جائداد کی تباہی کے مواقعات کی روک تھام کر لی گئی تھی۔ ڈپٹی کمشنر صاحب کا خیال ہے کہ آگ اور لوٹ مار سے بتیات کے حساب کو نکال کر تقریباً تین لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا ہے۔

عورتوں کی بے حرمتی

اسے اس امر کا سخت افسوس ہے کہ ایک علیحدہ محلہ میں کئی ہندو مستورات کے بے حرمتی کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ شہر کے کسی اور محلہ سے کوئی ایسی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ کئی محلوں میں ہندو اور مسلمانوں نے ملکر ایک دوسرے کی مدد کی۔

ڈپٹی کمشنر کا خیال ہے کہ مفصلات میں اب کسی تکلیف کا کوئی اندیشہ نہیں رہا ہے۔

بالشویکوں نے برطانیہ کے دو اور جہاز گرفتار کر لئے

رائٹر کے نامہ نگار متعینہ برسلز کا جو اعلان تھا کہ بحیرہ اسود کی جہاز رانی کی حفاظت کی غرض سے مالٹا سے کانسٹنٹراس ۹ برطانی جہاز پہنچ گئے ہیں۔ اس کے متعلق ماسکو کی رپورٹ مظہر ہے کہ بالشویکوں نے باطوم میں دو اور برطانی جہاز گرفتار کر لئے ہیں۔ (ر)

خبریں

ایک سرکاری اعلان ہے کہ ۸ جولائی کی شب کو چھیویوں سے مسلح تین سکھوں نے ریلوے سٹیشن گٹی واقعہ ضلع راولپنڈی اے۔ ایس۔ ایم کو جگایا۔ انہوں نے اسٹیشن ماسٹر سے چابیاں مانگیں اور دفتر کی الماری اور سیف سے ایک سو گیارہ روپیہ ۱۲ ار چرائے۔ دو سو اٹھائیس روپیہ انہوں نے اور چرائے۔ سٹیشن ماسٹر و دیگر سٹاف کا مال اسباب لوٹ کر کوئی ۲۲۲ روپیہ چرائے گئے۔

سرکاری اعلان ہے۔ تھانہ رائیکوٹ۔ ضلع لودھیانہ موضع ڈنگوں میں بکر سنگھ اور سرون سنگھ کے مابین جھگڑا ہوا۔ اول الذکر کے بھائی دیا سنگھ نے اس پر سرون سنگھ اور ایک شخص مسمی جیا پر جو اس کی امداد کو آیا کرپان سے حملہ کیا۔ دیا سنگھ سے کرپان چھین لی گئی۔ جو تین فٹ دو انچ لمبی تھی۔ کرپان نمبردار کے حوالہ کر دی گئی۔

کانگریس تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ کے مطابق فساد ملتان میں دس پندرہ لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا کمیٹی نے اپنی رپورٹ میں دونوں طرف ٹانگ رکھی ہے۔ تاکہ ہندو مسلم اتحاد پر حرف نہ آئے۔ ہندو خواہ تباہ ہو جائیں۔

کمیٹی کا بیان ہے۔ ہندو مسلمانوں کا نقصان یکساں ہوا ہے۔ ہندو لوٹے گئے۔ ہندو مارے گئے۔ دھرم سالائیں جلائی گئیں۔ ہندو عورتوں

کی بے عزتی ہوئی۔ لیکن کمیٹی کہتی ہے کہ نہیں ہوئی۔ ہوئی تو بہت کم۔ کمیٹی میں ایک ہندو اور دو مسلم ممبر تھے۔

تازہ خبر ہے کہ سر علی امام کے حیدرآباد دکن کی وزارت عظمےٰ سے مستعفی ہو جانے پر آسام کی عنان حکومت آپ کے ہاتھ میں دی جائیگی۔ اگر ایسا ہوا تو لارڈ سنہا کے بعد آپ دوسرے ہندوستانی گورنر ہونگے۔

جیسا کہ شہر میں افواہ تھی کہ فساد لاہور کا ایک مجروح قصائی ہلاک ہوگیا ہے۔ یہ خبر غلط ثابت ہوئی۔ سب صحیح سلامت ہیں ۱۳ ہندو اور ۱۱ مسلمان گرفتار ہوئے ہیں۔

ڈسٹرکٹ کانگرس کمیٹی دہلی نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ گورو کا باغ کے زخمیوں کے لئے ایک طبی وفد روانہ کیا جاوے۔ ڈاکٹر عبد الرحمن پروفیسر اندر اور ڈاکٹر سکھ دیو طبی وفد کو مرتب کر رہے ہیں۔

کلکتہ میں ماہ اگست کی کسٹم کی آمدنی ۲۸۰ لاکھ روپیہ ہوئی۔ اس کے مقابلہ میں اگست ۱۹۲۱ء کی آمدنی ۲۸۰ لاکھ روپیہ تھی۔ اپریل سے اگست تک ۵ ماہ کی کل آمدنی ۱۶ کروڑ ۸ لاکھ روپیہ ہوئی۔

مدراس گورنمنٹ کی طرف سے گورنمنٹ ہند کو جو سالانہ مالی امداد دی جاتی ہے اُس کے خلاف پروٹسٹ کے لئے مزید ۴۱ ہزار درخواستیں شملہ کو بھیجی گئی ہیں۔

ماسکو کا ایک تار مظہر ہے کہ بالشویکوں کے اپنے اعداد سے معلوم ہوتا ہے کہ حکومت نے انقلاب پسند جماعت کے ۱۲½ لاکھ افراد کو دسمبر ۱۹۱۷ء سے موت اور پھانسی کا حکم دیا ہے۔

امریکہ کے ایک ہوائی جہاز ہولینڈ نے ۲۲½ گھنٹہ میں ۲۲۷۵ میل سفر طے کیا۔ اس سے زیادہ

بلکہ آنا بھی کوئی عبارہ شاید اب تک نہ ملا ہو۔

سمرنا میں ترکوں کے مظالم

لنڈن ۱۴ ستمبر۔ رائٹر کو معلوم ہوا ہے کہ ترکوں نے سمرنا میں ارمنوں سے انتقام لینا شروع کر دیا ہے۔ یہ معلوم نہیں کہ انہوں نے کہاں تک بدلا لیا لیا ہے۔

لنڈن ۱۴ ستمبر۔ سمرنا کے ساتھ براہ راست سلسلہ رسل و رسائل بند ہو چکا ہے۔ لیکن ایتھنز سے کمالیوں کے مظالم کے متعلق ہولناک خبریں آرہی ہیں۔ ایک یونانی اخبار نویس جو پیریس میں پہنچا ہے بیان کرتا ہے کہ کمالیوں نے یونانی اور ارمنی اسقف اعظم کو ہلاک کر دیا ہے۔ انہوں نے مردوں اور عورتوں کو علیحدہ کیا اور مردوں کو موضع جلی میں بھیجدیا۔ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ کمالیوں نے دو ہزار سپاہی قتل کئے اور ان کی لاشیں سمندر میں پھینک دیں یونانی پناہ گزین عیسائیوں کے درمیان بڑی کھلبلی مچی ہوئی ہے۔ اس کہانی کی دیگر ذرائع سے ابھی تصدیق نہیں ہوئی۔

۱۴ امریکن گم

برسٹل ۱۵ ستمبر۔ ٹرکی کا امریکن کمشنر رپورٹ کرتا ہے کہ ۱۴ امریکن جو سمرنا کے شہری بن گئے تھے گم ہیں جہازوں کے بیڑے کے کمانڈر نے رپورٹ کی ہے کہ بدھ وار کی سہ پہر کو ارمنی محلوں میں جو آگ لگائی گئی ہے جمعرات کی سہ پہر تک اُس کے شعلے دکھائی دیتے تھے۔ جنگی جہاز پناہ گزینوں سے بھرے ہوئے ہیں۔

تمام باشندگان روس ترکوں کے حامی ہیں

لنڈن ۱۴ ستمبر۔ ماسکو سے ایک مراسلہ لنڈن میں پہنچا ہے۔ جس میں مسٹر چچرن نے لکھا ہے کہ روس کسی فیصلہ کا پابند نہ ہوگا۔ اور مشرق قریب کے فیصلہ کے متعلق وہ اپنے طرز عمل میں آزاد ہوگا اُس نے ترکوں کی فتوحات پر خوشی کا اظہار کیا ہے اور لکھا ہے کہ تمام باشندگان روس ترکوں کے حامی ہیں۔ اور لکھا ہے کہ ہم فیصلہ کرانے کو تیار ہیں۔

(بقایا مضمون صفحہ ۲ سے آگے) بخششوں کو؟ آپ جانتے ہیں کہ ایوب خدا کو پیار کرتا تھا۔ اس محبت کے باعث مصیبت میں بھی اُسنے خدا کو نہیں چھوڑا اُس کے دوست خاندان اور دولت سب جاتے رہے۔ مگر وہ اپنے خدا کا سچا طالب رہا۔

کیا تم خدا کو زیادہ پیار کرتے ہو۔ یا اُن چیزوں کو جو وہ بخشتا ہے؟ میرا خیال ہے کہ تم اپنی موٹر گاڑی کو خدا سے زیادہ پیار کرتے ہو۔ کیونکہ اُس میں بیٹھکر تمہیں سیر کرنے جاتا ہے۔ تم دینے والے کی نسبت دی ہوئی چیز کی زیادہ قدر کرتے ہو۔ تمہاری دولت بڑھے تو اُس پر اپنا دل نہ لگاؤ۔ اپنے مال کو خدا کی جگہ نہ دو۔ تمہاری دولت جاتی رہیگی مسیح تمہیں چھوڑ دیگا۔ اور تم ہلاک ہو جاؤ گے۔

یہ اچھی بات ہے کہ لوگ تمہیں پیار کریں۔ تمہاری تعریف کریں۔ تمہارے محرم ہوں۔ تمہارے چاہنے والے ہوں۔ جب کوئی مجھ سے کہتا ہے۔ بسمتو! تم میری مدد کر رہے ہو میں یہ سُنکر نہایت خوش ہوتا ہوں۔ اور جب میں تھکا ماندہ تنہا گھر میں ہوتا ہوں تو مسیح یسوع کی رفاقت میں مسرور ہوتا ہوں جب اس قدر بیتاب ہو جاتا ہوں کہ اپنے گھٹنوں پر جھک کر دعا بھی نہیں مانگ سکتا۔ تب میں خداوند مسیح کو سلام کہتا ہوں اور یہ کہکر کہ اے مسیح! میرا تیرا وہی پرانا رشتہ ہے۔ میں اپنے بستر پر لیٹ جاتا ہوں تم مجھ سے سب کچھ چھین لو مگر یسوع مجھے دیدو۔ تم مسیح یا اُس کی برکتوں کو چاہتے ہو؟ یسوع یا دولت؟ یسوع یا دنیا کے دوست؟ یسوع یا تندرستی؟ ارادہ کر لیجئے کہ آپ کیا چاہتے ہیں یہ زندگی اس کے بغیر ناچیز ہے میں تمام نعمتیں مسیح میں پاتا ہوں۔

آپ میں سے بعض اُس کی نعمتوں سے قانع ہیں اور اُس کی ضرورت محسوس نہیں کرتے۔ آپ زر چاہتے ہیں یا آسمانی باپ؟ مسیح کو چاہتے ہیں یا وہ چیزیں جو وہ دیتا ہے۔ جس ہاتھ سے برکتیں نازل ہوتی ہیں اُس کو چومو۔ اُس کی بخششوں کو لو۔ مگر ایکبارگی نظر اُٹھا کر تسلیم کہو۔ ناشکرے نہ بنو۔ ایوب خدا کو چاہتا تھا۔ جب تک اُس نے خدا کو اپنی بھرپوری میں دیکھ نہ لیا تھا کبھی قانع نہ تھا۔ اگر آپ ایسے مرد یا عورتیں بنا چاہتے ہیں۔ جیسے بنا چاہیئے تو جب تک خدا آپ کے پاس نہ آجائے چین سے نہ بیٹھیئے خدا تم میں سے ہر ایک کے پاس آئے۔ کیا تم چاہتے ہو!

مترجم۔ جلال الدین۔ کوہ منصوری۔

مخالفوں کی زبانی مسیحیت کی صداقت

حاجی عبد الواحد کا آوازہ

صداقت بھی عجیب چیز ہے۔ کذب و افترا سے اُسکو کتنا ہی چھپانیکی کوشش کرو مگر صداقت ظاہر ہو جاتی ہے مسیحی مذہب کی صداقت کا بھی یہی ایک زندہ جاوید ثبوت ہے کہ مخالفین نے جس قدر اُسکو چھپانے اور مٹانیکی کوشش کی اسی قدر اسکی صداقت ظاہر اور قائم ہوتی گئی۔ بلکہ ہم فخر سے کہتے ہیں کہ مخالفت نے مسیحی دین کی فوری اشاعت میں ایک بہت بڑا حصہ لیا ہے یہی وجہ ہے کہ ہم آئے دن کی مذہبی مخالفتوں اور سیاسی عداوتوں سے ہراساں و ترساں نہیں ہوتے ؎

بائبل پر جس قدر حملے ہوئے بہتر ہوا
یہ بھی تو اس کی اشاعت کے ساماں ہوگئے

اہل اسلام نے ماقتلوہ وما صلبوہ الخ کی تفسیر میں یہ سمجھ رکھا تھا کہ بجائے حضرت عیسےٰ کے اُن کے ایک اور شاگرد کی شکل وصورت بالکل اُن کے مشابہ ہوگئی۔ اور اُس کو یہودیوں نے صلیب پر لٹکا دیا اور وہ زندہ بلا تصلیب آسمان پر اُٹھائے گئے۔ تمام مسلمان مفسروں نے اس وہم باطل کی پیروی میں قرار دیا۔ کہ یہوداہ اسکریوطی بجائے حضرت عیسےٰ کے مصلوب ہوا۔ مسیحی علما تو خداوند مسیح کے بہ نفس نفیس مصلوب ہونے کو ظاہر کرتے اور عرصۂ دراز تک اس حقیقت کا پرچار کر کے مسلمانوں کو راہ راست دکھلاتے رہے مگر خدا کی شان دیکھو کہ مرزا صاحب قادیانی نے کسر صلیب کی کوشش میں قرآن و احادیث کی اُلٹی سیدھی ورق گردانی کر کر کے اس مسئلہ کو ثابت کر دیا کہ مسلمانوں کا یہ خیال کہ کوئی اور ہمشکل ہو کر مصلوب ہوا غلط ہے۔ اور یہ سچ ہے کہ خود مسیح ہی کو یہودیوں نے مصلوب کیا۔ مرزا صاحب نے اسبات میں مسیحی مناد وں کے کام کو مسلمانوں میں بہت عمدگی سے ثابت کر دیا۔ کیونکہ اگر مسیح صلیب پر نہیں چڑھا تو ہمارا ایمان بے فائدہ ہے۔

پہلے تو مرزا صاحب نے ثابت کیا کہ خود مسیح ہی مصلوب ہوئے۔ اب غیر احمدی صاحبان میں حاجی صاحب نے اپنے دعوے کے ثابت کرنے کے لیئے پیچ و تاب کھائے اور اپنے ڈھب کی نرالی انجیل دانی کا استعمال کرتے ہوئے اپنی کتاب "مرزا ابن مریم" کے صفحہ ۳۸ پر لکھدیا کہ برنباس کا بیان کہ حضرت مسیح کی بجائے آپ کا شاگرد یہوداہ صلیب دیا گیا تھا جسکو مسلمان مفسروں نے بھی اپنی کتابوں میں نقل کیا ہوا ہے۔ غلط ہے کیونکہ مضمون بیگاسی کی صلیب کے وقوعہ سے پہلے ہی یہوداہ نے آپ کو پھانسی دے لیا تھا۔ یہ صداقت تھی۔ جسے اُنہوں نے ہمیشہ رنگ کہ انجیل برنباس جعلی ہے سو حاجی صاحب نے خود ہی کہہ دیا ع

مسلمانوں ذرا انصاف سے کہیو خدا لگتی

مخالفوں کو یاد رکھنا چاہیے کہ ان کے حملوں سے ہی ہماری تقویت ہے۔ انجیل برنباس کا پول کھلگیا اب جب تک کہ نئی انجیل بنا کر مقابلہ میں نہ لاؤ



لازم ہے کہ موجودہ اناجیل مقدسہ کی صداقت پر ایمان لاکر راہ راست کی پیروی کرو۔ یہ جادو کی باتیں کہاں تک کام آئینگی ؎

چھپتی نہیں ہے بات بناوٹ کی بال بھر
کھل جاتی ہے اخیر میں رنگت خضاب کی

ہم ناظرین کو حاجی صاحب کی کتاب "عمر ثانی" کی خریداری کے لئے ہرگز سفارش نہیں کرتے کیونکہ ۲۴ صفحہ کی نہایت ہی معمولی کاغذ اور طباعت کی کتاب ۸/ میں صرف اُسی وقت واجب کہی جا سکتی ہے جبکہ مصنف کی مالی حالت کو سدھارنے کے لئے خاص مدد کرنا منظور ہو۔ ہمارے خیال میں حاجی صاحب کو ایسی ہی ضرورت یا خواہش زر اندوزی نے مجبور کیا ہوگا کہ وہ ایسی فضول کتاب اور نامعقول دعوٰی کو لیکر انارکلی میں مارے مارے پھریں۔ لیکن پھریں اور ضرور پھریں۔ بلکہ ہر روز انجیل برنباس کا جنازہ نکالتے پھریں ہم بھی کہتے ہیں کہ انا للہ و انا الیہ راجعون **خاں**

(صفحہ ۱ سطر ۱۲ لفظ بہت سے آگے پڑھئے) ہی ہلکا اور آسان کر دیا۔ آئے تھے مخالفت کرنے اور کسر صلیب کو ثابت کرنے۔ مگر شانِ مسیحیت دیکھو اُلٹا مسئلہ تصلیب مسیح کو ثابت کر گئے ؎

یہ کیا ہوگیا ہے فیصلہ اُلٹا مرے حق میں
زلیخا نے کیا تھا چاک دامن ماہ کنعاں کا

جادو سر پر چڑھ کے بولا

جادو وہ جو سر پر چڑھ کے بولے مسئلہ صلیب وہ جو خود مسلمان کے منہ سے ثابت ہو۔ دائرہ احمدیت کی وسعت میں تو یہ بات اہل اسلام کے اعتقاد میں داخل ہوگئی کہ خداوند مسیح ہی مصلوب ہوئے نہ کہ کوئی اور یا یہوداہ۔ اب رہے مرزائیت سے باہر کے مسلمان۔ ان کا زور اس بات پر ہے کہ عیسائیوں نے اناجیل کو بدل دیا اور اصل حقیقت صرف ایک انجیل میں جو مصر میں بنام انجیل برنباس برآمد ہوئی اور موجود اور غیر معروف ہے اُس میں درج ہے کہ یہودہ اسکریوطی کی شکل و شباہت بدلکر حضرت مسیح کے مشابہ ہوگئی۔ اور یہودیوں نے غلطی سے اسی کو صلیب پر لٹکا دیا۔ اس جعلی انجیل کا دندان شکن جواب ایک رسالہ بنام انجیل برنباس میں سلیم عبدالاحد و پادری گیرڈنر صاحب نے ایسا قاطع دیا ہے کہ مخالف کو دوبارہ انجیل برنباس کا نام لینا ہی باعث ننگ و عار ہو جائے (یہ کتاب ادہم رئیس بیگ سیالکوٹی لاہور سے مل سکتی ہے) مگر مسیحی علما کے لکھے کو تسلیم کر لینا ہندی مسلمانوں کے متعصبانہ دلوں کو بہت مشکل تھا۔ جب تک خود اُن ہی کے سر پر جادو چڑھ کر نہ بولے۔ چنانچہ ویسا ہی ہوا اور حاجی عبدالواحد کوچہ متی لاہور کے سر پر جادو چڑھ کر بولا اور اُنہوں نے دعوٰی کر دیا کہ حضرت عیسےٰ کو مصلوب نہیں کیا گیا۔ اور کہ شمعون بیگاری بوجہ ہمشکل ہو جانے کے صلیب دیدیا گیا۔ اب مرزا صاحب کی طرح دعوٰی تو حاجی صاحب نے بھی "عیسائیت کے خاتمہ" کا کیا۔ مگر اُلٹا اُنہوں نے مسیحیت ہی کی فتح اور صداقت کو

اشتہار

تھیوڈور جانسن ساکن راولپنڈی آپ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ آپ کی زوجہ بنام سلومی خدا کے فضل سے حیات ہے اور اس معاملہ کو آپ اور آپ کا خاندان بخوبی جانتا ہے۔

المشتہر

مشنری انچارج سی ایم ایس مشن
ہاتھرس

کرسچن بوائز بورڈنگ سکول لودھیانہ

۱۸۷۵ء سے قائم ہے

یہ بورڈنگ مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے بہت عرصے سے جاری ہے۔

مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلٰی اور مکمل بنانے کی غرض سے یکم اپریل سنہ ۱۹۱۴ء سے تین جماعتیں لوئر پرائمری کی ایک امریکن خاتون کی زیر نگرانی کر دی ہیں اس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم کا انتظام بخوبی ہوگیا ہے حصہ ہائی کے طالب علم برائے حصول تعلیم سٹی مشن ہائی سکول میں داخل ہوتے ہیں۔

شرح خرچ خوراک فی طالب علم چھ روپیہ اور اپر پرائمری سے ہائی تک سات روپیہ ماہوار ہے۔

کلاس فیس سرکاری فیس کا نصف ہے متفرق اخراجات کے لئے ڈیڑھ روپیہ ماہوار فی طالب علم ہے۔ کتابوں کی قیمت اور سٹیشنری اس کے علاوہ ہے۔

اس سکول میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز کرسی الماری وغیرہ بھی تیار ہوتا ہے علاوہ ازیں جزکش ماعہ سے مالعہ تک گردہ کوئل عہ سے وعہ تک مل سکتا ہے۔ مزید حالات پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

مژدہ

مینیجر نورافشاں کی طرف سے مشتہر کیا جاتا ہے کہ جو خریدار ایک نیا خریدار نورافشاں بنا کر اس کا پتہ مینیجر کے دفتر میں بھیج دیوے اور اُن کے نام پر نورافشاں کم از کم ایک سال کے لئے جاری کرا دیوے تو ایسے خریدار کو ایک ماہ مفت اخبار دیا جائیگا۔

مینیجر نورافشاں